أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ

نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے، ہاتھی والوں سے؟

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

الْفِيل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ (١)

کیا تو نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟

أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ (٢)

کیا انکے مکر کو بیکار نہیں کر دیا؟

ہاتھی والوں کا واقع :

اللہ رب العزت نے قریش پر جو اپنی خاص نعمت انعام فرمائی تھی اس کا ذکر کر رہا ہے کہ جس لشکر نے ہاتھیوں کو ساتھ لیکر کعبے کو ڈھانے کے لیے چڑھائی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے کہ وہ کعبے کے وجود کو مٹائیں انکا نام ونشان مٹا دیا۔ انکی تمام فریب کاریاں انکی تمام قوتیں سلب کر لیں برباد و غارت کر دیا۔

یہ لوگ مذہباً نصرانی تھے لیکن دین مسیح کو مسخ کر دیا تھا' قریب قریب بت پرست ہو گئے تھے انہیں اس طرح نامراد کرنا یہ گویا پیش خیمہ تھا آنحضرت کی بعثت کا اور اطلاع تھی آپ کی آمد آمد کی۔ حضورؐ اسی سال تولد ہوئے۔ اکثر تاریخ داں حضرات کا یہی قول ہے تو گویا رب عالم فرما رہا ہے کہ اے قریشیو: حبشہ کے اس لشکر پر تمہیں فتح تمہاری بھلائی کی وجہ سے نہیں دی گئی تھی بلکہ اس میں ہمارے گھر کا بچاؤ تھا جسے ہم شرف بزرگی عظمت وعزت میں اپنے آخرالزماں پیغمبر حضرت محمدؐ کی نبوت سے بڑھانے والے تھے۔

وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ (٣)

اور ان پر پرندوں کے جھرمٹ بھیج دیئے'

تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ (٤)

جو انہیں مٹی اور پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے'

ابابیل کا ذکر :

ابابیل جمع کا صیغہ ہے اسکا واحد لغت عرب میں پایا نہیں گیا۔ ابابیل کے معنے ہیں گروہ گروہ' جھنڈ جھنڈ' بہت سارے پے در پے جمع شدہ' ادھر ادھر سے آنے والے۔ بعض نحوی کہتے ہیں کہ اسکا واحد ابیل ہے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان پرندوں کی چونچ تھی پرندوں جیسی اور پنجے تھے کتوں جیسے۔

عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ یہ سبز رنگ کے پرندے تھے جو سمندر سے نکلے تھے' ان کے سر درندوں جیسے تھے' اور اور اقوال بھی ہیں۔

یہ پرندے باقاعدہ ان لشکریوں کے سروں پر پرے باندھ کھڑے ہو گئے اور پھر چیخنے لگے پھر پتھراؤ کیا' جسکے سر پر لگا اس کے نیچے سے نکل گیا اور دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑا' جسکے بعض عضو پر گرا وہ عضو ساقط ہو گیا ساتھ ہی تیز آندھی آئی جس سے اور آس پاس کے کنکر بھی ان کی آنکھوں میں گھس گئے اور سب تہ و بالا ہو گئے۔

سجیل کے معنے ہیں بہت سخت۔ اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ دو فارسی لفظوں سے مرکب ہے یعنی سنگ اور گل سے یعنی پتھر اور مٹی۔ غرض سجیل وہ ہے جس میں پتھر مع مٹی کے ہو۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ (٥)

پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

عصف جمع ہے عصفۃ کی' کھیتی کے ان پتوں کو کہتے ہیں جو پک نہ گئے ہوں۔ عصف کہتے ہیں چارے کو اور مکئی کو اور گیہوں کے درخت کے پتوں اور ماکول سے مراد ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ عصف کہتے ہیں بھوسی کو جو اناج کے دانوں کے اوپر ہوتی ہے۔

ابن زیدؒ فرماتے ہیں کہ مراد کھیتوں کے وہ پتے ہیں جنہیں جانور چر چکے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکا تہس نہس کر دیا اور عام خاص کو ہلاک کر دیا' زخمی ہو کر اور اس زخم سے پھر جانبر نہ ہو سکا' خود بادشاہ بھی گو وہ ایک گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہو گیا تھا جوں توں صنعاء میں پہنچا لیکن وہاں جاتے ہی اس کا کلیجہ پھٹ گیا اور واقعہ بیان کر ہی چکا تھا جو مر گیا۔

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com